4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 مالیاتی سرگرمیاں

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کا مجموعی میزانی خسارہ معمولی سا بڑھ کر 283.8 ارب روپے ہو گیا جو گذشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 257.2 ارب روپے درج کیا گیا تھا (**جدول 4.1**)۔ جی ڈی پی میں اس کا تناسب م س12ء کے مقابلے میں بدستور 1.2 فیصد ہی رہا۔[50]

جدول 4.1: سرکاری مالیات کا خلاصہ
ارب روپے

	م س13ء م ت	پہلی سہ ماہی م س12ء	پہلی سہ ماہی م س13ء	فیصد نمو
مجموعی محاصل	3,376	533.6	692.1	29.7
ٹیکس محاصل	2,626	409.0	451.3	10.3
غیر ٹیکس محاصل	750	124.7	240.8	93.2
مجموعی اخراجات	4,480	790.9	975.9	23.4
جاری	3,430	656.6	812.4	23.7
ترقیاتی	1,050	87.7	74.9	-14.6
غیر شناخت شدہ		46.6	88.7	90.6
بحیثیت مجموعی خسارہ	1,105	257.2	283.8	10.4
ذریعہ مالکاری:				
بیرونی وسائل	135	-4.4	-1.6	
اندرونی وسائل	970	261.6	285.4	
بینک	484	119.5	151.5	
غیر بینک	487	142.1	133.9	
فیصد جی ڈی پی				
بحیثیت مجموعی مالیاتی خسارہ	4.7	1.2	1.2	
محاصل کا خسارہ	0.2	0.6	0.5	
بنیادی خسارہ		0.4	-0.1	
ماخذ: وزارت خزانہ				

اس سہ ماہی میں اہم پیش رفت سودی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافہ تھا جس کی وضاحت حالیہ برسوں میں ملکی قرضے میں ہونے والے نمایاں اضافے سے ہوتی ہے۔ یہ ادائیگیاں اب مجموعی جاری مصارف کا 38 فیصد سے زائد بنتی ہیں اور ان پر مزید مالیاتی وسائل صرف ہو چکے ہیں حالانکہ یہ وسائل ملکی معیشت کو فعال بنانے میں استعمال کیے جا سکتے تھے۔ حکومت کا ملکی قرضہ م س13ء کی پہلی سہ ماہی میں 482 ارب روپے بڑھ چکا ہے جبکہ م س12ء کی پہلی سہ ماہی میں 208 ارب روپے اضافہ ہوا تھا چنانچہ قرضے کے جال میں پھنسنے کا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے اور اس حوالے سے ہماری تشویش برقرار ہے۔

سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولی میں سست روی آنے کے بعد مالیاتی بندوبست زیادہ دشوار ہو گیا۔ تاہم اگست 2012ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت 1.12 ارب ڈالر کی بڑی رقم کے علاوہ صوبوں سے (سال بھر کے 80 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں) 85.4 ارب روپے کی زبردست فاضل رقم کی وصولی سے حکومت کو میزانی خسارہ ایک حد میں رکھنے میں مدد ملی۔[51, 52]

---

50 م س12ء کا مجموعی مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 8.5 فیصد تھا۔ اس خسارے میں سرکاری شعبے کے اداروں کا قرضہ چکانے کی غرض سے 391 ارب روپے (جی ڈی پی کا 1.9 فیصد) کی یکبارگی ادائیگی بھی شامل ہے۔ اگر اس یکبارگی ادائیگی سے قطع نظر دیکھا جائے تو خسارہ گھٹ کر جی ڈی پی کا 6.6 فیصد رہ جاتا ہے (اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ مالی سال 12ء دیکھئے)۔

51 جدول 4.5 کے اعداد و شمار سے صوبوں کی حقیقی میزانی صورتحال پتہ چلتی ہے۔

52 پورے مالی سال 12ء کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت کوئی رقم موصول نہیں ہوئی تھی (بیرونی شعبے پر باب 5 دیکھئے)، اسی طرح م س12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کو 3.9 ارب روپے کی معمولی سی فاضل رقم حاصل ہوئی۔

ان رقوم کی غیر معمولی نوعیت کے پیش نظر اس چیز کو دیکھنا ابھی باقی ہے کہ ان کی غیر موجودگی میں کیا کچھ وقوع پذیر ہوتا۔ اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کو نکال دیا جائے تو سہ ماہی کا مالیاتی خسارہ 389.5 ارب روپے تک جا پہنچتا (یعنی 37.2 فیصد اضافہ) جبکہ حقیقتاً 283.8 ارب روپے کا خسارہ ہوا۔ نیز اگرچہ مالیاتی اختیارات کی تقسیم سے صوبوں کو بہتر کارکردگی دکھانے میں مدد ملی تاہم بقیہ تین سہ ماہیوں کے دوران اس سطح کی فاضل رقوم ملنے کی توقع نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ پہلے ہی پورے سال کے ہدف سے آگے بڑھ چکی ہے۔

جدول 4.2: ٹیکس اور غیر ٹیکس محاصل (جولائی تا ستمبر)
ارب روپے

	م س12ء	م س13ء	مطلق فرق
ٹیکس محاصل	409.0	451.3	42.3
براہ راست ٹیکس	127.6	136.5	8.9
اشیا اور خدمات پر ٹیکس	204.3	213.1	8.8
ایکسائز ڈیوٹی	28.8	22.8	-6.0
سیلز ٹیکس	175.5	190.3	14.8
بین الاقوامی تجارت پر ٹیکس	42.5	50.8	8.4
دیگر ٹیکس	18.9	28.0	9.0
پٹرولیم لیوی	15.6	22.8	7.2
غیر ٹیکس محاصل	124.7	240.8	116.1
منافع اور منافع منقسمہ	14.5	16.0	1.5
اسٹیٹ بینک کا منافع	54.0	50.0	-4.0
دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)	1.8	107.3	105.5
گیس پر ترقیاتی سرچارج	5.7	3.9	-1.8
رائلٹی	15.0	14.8	-0.2
متفرق	33.7	48.9	15.2
مجموعی محاصل	533.6	692.1	158.4

ماخذ: وزارت خزانہ

جیسا کہ توقع تھی، خسارے کی اس رقم کے بندوبست کا پورا بوجھ ملکی ذرائع خصوصاً بینکوں پر آ پڑا کیونکہ مالکاری کے بیرونی ذرائع دستیاب نہ تھے۔ اس کے باوجود حکومت نے اسٹیٹ بینک کے نظر ثانی شدہ ایکٹ کے تحت مرکزی بینک سے میزانی قرض گیری پر عائد سہ ماہی حد کی پابندی کو ملحوظ رکھا۔ درحقیقت حکومت نے م س13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کو مجموعی طور پر 412 ارب روپے واپس کیے۔[53] تاہم کمرشل بینکوں پر بوجھ خاصی تیزی سے بڑھ گیا۔[54]

محاصل

رواں مالی سال پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی محاصل میں تیز رفتار 29.7 فیصد نمو ہوئی، گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 33.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔ تاہم اس کی بنیادی وجوہات قطعی مختلف ہیں: م س12ء کی پہلی سہ ماہی میں محاصل میں تیزی سے اضافے کا سبب ٹیکس محاصل میں 28.9 فیصد کی عمدہ نمو تھی، رواں مالی سال اس اضافے کی وجہ اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت معقول رقوم کی وصولی ہے (**جدول 4.2**)۔[55]

م س13ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکس محاصل میں صرف 10.3 فیصد نمو ہو سکی[56] جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کی نمو 28.9 فیصد رہی تھی۔ اہم

53 حکومت نے ابتدائی نیلامیوں میں قرضے کے اجرا سے جو حقیقی رقوم حاصل کیں، یہ قرض گیری ان رقوم کی بنیاد پر ہے۔ بعد میں اس قرضے کی مارکیٹ ویلیو میں خواہ اکٹھا ہونے والے سود یا ثانوی بازار کی قیمت کی بنا پر کوئی ردوبدل ہوا ہو تو اسے شامل نہیں کیا گیا ہے۔

54 م س13ء کی پہلی سہ ماہی میں وفاقی حکومت نے کمرشل بینکوں سے نقد بنیاد پر 564 ارب روپے خالص قرض لیا جبکہ م س12ء کی پہلی سہ ماہی میں 264 ارب روپے لیا تھا۔

55 چنانچہ سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں 93.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ م س12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 50.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔

56 یہ م س13ء کے بجٹ میں متعین پورے سال کی 20.7 فیصد نمو سے خاصی کم ہے۔

جدول 4.3: ایف بی آر ٹیکس وصولی (جولائی تا ستمبر)

	ارب روپے		فیصد نمو	
	مس12ء	مس13ء	مس12ء	مس13ء
درآمدات پر ٹیکس	**148.8**	**166.6**	**41.7**	**12**
سیلز ٹیکس	104.1	111.9	62.8	7.4
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	2.2	2.5	-44	12.7
کسٹم ڈیوٹی	42.5	52.3	14.4	23
ملکی کاروباری اداروں پر ٹیکس	**107.4**	**105.6**	**15.8**	**-1.7**
سیلز ٹیکس	81.2	85.6	16.4	5.5
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	26.2	20	14.1	-23.8
مجموعی بالواسطہ ٹیکس	**256.3**	**272.3**	**29.6**	**6.2**
براہ راست ٹیکس	**124.5**	**138.8**	**30.1**	**11.4**
مجموعی ٹیکس وصولی	**380.8**	**411**	**29.7**	**7.9**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

بات یہ ہے کہ زیادہ سست روی ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں دیکھی گئی، جس کا مجموعی ٹیکس وصولی میں حصہ خاصا بڑا ہے۔[57]

مس12ء کے برعکس مس13ء کے وفاقی بجٹ میں ٹیکس وصولی کی پابندی پر زیادہ انحصار کیا گیا ہے تاکہ 2381 ارب روپے کا سالانہ ہدف پورا کیا جا سکے۔[58] اگلی سہ ماہیوں کے دوران بھی وصولی کم رہی تو سالانہ ہدف پورا کرنا مزید دشوار ہوجائے گا۔

پہلی سہ ماہی کے دوران گرانی میں کمی کے ساتھ ایف بی آر کا کام مزید پیچیدہ ہوگیا۔ اس کے علاوہ مس13ء کے وفاقی بجٹ میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے خاتمے سے ملکی کاروباری اداروں سے ٹیکس وصولی میں 1.7 فیصد کمی آگئی جبکہ گذشتہ برس 15.8 فیصد نمو دیکھی گئی تھی (**جدول 4.3**)۔[59] مزید برآں، پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کے گرتے ہوئے بین الاقوامی نرخوں کی بنا پر درآمدی ٹیکسوں میں محدود نمو ہوئی۔[60]

رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران براہ راست ٹیکس وصولی میں نمو بھی سست رفتار یعنی 11.4 فیصد ہوئی جو گذشتہ برس 30.1 فیصد ہوئی تھی۔ اس سست روی میں کئی عوامل کارفرما ہیں، مثلاً انکم ٹیکس سلیب کی تعداد اور شرح میں کمی، اور بینکوں سے نقد رقوم نکلوانے پر ودہولڈنگ ٹیکس کی استثنائی حد میں اضافہ۔[61]

اخراجات

مس13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں 23.4 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس کی 16.9 فیصد نمو سے خاصی بلند ہے، چنانچہ اخراجات

57 ایف بی آر کی وصولیاں مجموعی ٹیکس محاصل کا 95 فیصد سے زائد ہوتی ہیں، ان میں مس13ء کی پہلی سہ ماہی میں صرف 7.9 فیصد سال بسال نمو دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 29.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔

58 مس13ء کے وفاقی بجٹ میں ٹیکس میں متعدد رعایات اور ترغیبات دی گئیں (مثلاً انکم ٹیکس سے استثنا کی حد میں اضافہ، زیادہ سے زیادہ ٹیرف میں کمی، سیلز ٹیکس میں حقیقت پسندی لانا وغیرہ)۔ اس کا مطلب ہے کہ ہدف پورا کرنے کے لیے ایف بی آر کو ٹیکس کی تعمیل بہتر بنانی ہوگی اور رساؤ کو روکنا ہوگا۔

59 مالیاتی حکام نے ایکسائز ڈیوٹی کو مرحلہ وار ختم کرنے کی حکمت عملی کے طور پر مس13ء کے وفاقی بجٹ میں 10 اشیا (بشمول بیس لیوب آئل، لبریکیٹنگ آئلز، فلٹر راڈز، اور اسکن کیئر پراڈکٹس) پر سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کی۔ مس12ء کے بجٹ میں بھی 15 اشیا پر سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کی جا چکی ہے۔

60 درآمدات سے ٹیکس وصولی میں نمو مس13ء کی پہلی سہ ماہی میں کم یعنی 12 فیصد ہوئی جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 41.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔

61 نقد لین دین پر ودہولڈنگ ٹیکس سے استثنا کی حد مس13ء کے بجٹ میں 25 ہزار روپے سے بڑھا کر 50 ہزار روپے کر دی گئی۔

پر دباؤ بڑھ گیا (جدول **4.4**)۔ اخراجات کے کھاتے کے حوالے سے چند اہم مشاہدات درج ذیل ہیں:

☆ جاری اخراجات میں اضافہ بنیادی طور پر وفاقی اخراجات نے کیا جو رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 39.7 فیصد بڑھے جبکہ گذشتہ مالی سال اسی دورانیے میں 4.1 فیصد بڑھے تھے۔ اس اضافے کی وجہ ملکی قرضے پر بھاری سودی ادائیگیاں تھیں۔[62] درحقیقت رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں وفاقی حکومت کے جاری اخراجات کا 50 فیصد سے زائد صرف سودی ادائیگیوں کے لیے مختص تھا، م س12ء میں یہ تناسب صرف 40.2 فیصد تھا (شکل **4.1**)۔ قرضے کا یہ بڑھتا ہوا بوجھ اب حکومت کے مالیاتی کھاتوں پر حاوی ہے۔

☆ دوسری طرف زیر جائزہ عرصے کے دوران مجموعی ترقیاتی اخراجات کم ہو گئے۔ صوبوں نے اگرچہ اپنے ترقیاتی مصارف میں اضافہ کیا تاہم وفاقی حکومت کی طرف سے ترقیاتی مصارف میں زبردست کمی نے اس اضافے کو زائل کر دیا۔

☆ م س13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قابل ذکر پیش رفت غیر شناخت شدہ (unidentified) اخراجات میں اضافہ تھا جو گذشتہ سال کے اسی عرصے کے 46.6 ارب روپے سے تقریباً دگنے ہو کر 88.7 ارب روپے تک چلے گئے۔ نظری لحاظ سے غیر شناخت شدہ اخراجات ان شماریاتی تضادات کے

جدول 4.4: اخراجات کی تفصیل (جولائی تا ستمبر)

	ارب روپے		فیصد نمو	
	م س12ء	م س13ء	م س12ء	م س13ء
جاری	**656.6**	**812.4**	**15.9**	**23.7**
وفاقی	436.4	609.7	4.1	39.7
سرکاری خدمت عامہ	292.8	458.7	6.7	56.6
سودی ادائیگیاں	177.3	312.8	9.7	76.5
پنشن	27.9	34.3	94.7	22.7
گرانٹس	47.8	39.0	6.9	-18.4
دیگر خدمات	39.8	72.5	-26.1	82.3
دفاع	107.2	117.4	15.1	9.5
انتظام عامہ اور سلامتی	14.5	15.3	22.2	5.7
دیگر	21.9	18.3	-44.7	-16.1
صوبائی	220.2	202.6	49.1	-8.0
ترقیاتی	**87.7**	**74.9**	**39.7**	**-14.6**
پی ایس ڈی پی	78.9	68.3	82.9	-13.4
وفاقی	47.3	30.3	73.7	-35.8
صوبائی	31.6	38.0	98.7	20.2
دیگر ترقیاتی اور خالص قرض گاری	8.8	6.5	-55.3	-25.9
مجموعہ	**744.3**	**887.2**	**18.2**	**19.2**
غیر شناخت شدہ اخراجات	46.6	88.7	-0.6	90.6
مجموعی اخراجات	**790.9**	**975.9**	**16.9**	**23.4**

ماخذ: وزارت خزانہ

شکل 4.1: قرضوں کی ادائیگی (جاری اخراجات کا فیصد)

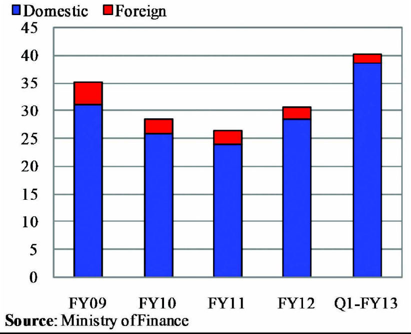

Source: Ministry of Finance

62 حکومت کا ملکی قرضہ جون 2010ء کے اختتام پر 46 کھرب روپے تھا جو تقریباً دگنا ہو کر دسمبر 2012ء کے اختتام پر 81 کھرب روپے ہو گیا ہے۔

عکاس ہوتے ہیں جن کی توقع سہ ماہی کھاتوں میں کی جاسکتی ہے تاہم ان اخراجات میں باہمی فرق بہت زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس مد کے تحت اس سہ ماہی میں ان اخراجات میں اضافہ یقیناً غیر معمولی ہے۔[63]

صوبوں کی مالیاتی سرگرمیاں

صوبائی کھاتے کی ایک اہم خصوصیت مشترکہ فاضل رقم میں تیزی سے اضافہ ہے جو گذشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 3.9 ارب روپے تھا اور م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 85.4 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ یہ فاضل رقم 80 ارب روپے کے سالانہ ہدف سے بھی زائد ہے۔ صوبوں کے مشترکہ محاصل میں 32 فیصد اضافہ ہوا جس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ زیادہ منتقلیاں قابل تقسیم پول سے ہوئیں اور صوبوں نے ٹیکس وصولی میں بہتر کارکردگی دکھائی۔ دوسری طرف، سہ ماہی کے دوران صوبائی حکومتوں کے جاری اخراجات 7.9 فیصد گر گئے (**جدول 4.5**)۔

جدول 4.5: صوبوں کی مالیاتی سرگرمیاں (جولائی تا ستمبر)

ارب روپے

	پنجاب		سندھ		خیبر پختونخوا		بلوچستان		تمام صوبے	
	م س12ء	م س13ء	م س12ء	م س13ء	م س12ء	م س13ء	م س12ء	م س13ء	م س12ء	م س13ء
مجموعی محاصل	**120.3**	**159.3**	**68.5**	**103.5**	**45.5**	**51.3**	**33.1**	**38.9**	**267.4**	**353.0**
وفاقی محاصل میں حصہ	94.3	128.7	55.2	73.0	33.1	43.3	27.9	32.8	210.5	277.8
ٹیکس	9.2	10.8	8.9	16.3	0.9	0.9	0.2	0.2	19.2	28.2
غیر ٹیکس	10.4	12.3	0.3	9.2	7.9	1.3	0.3	1.6	18.8	24.4
وفاقی قرضے اور منتقلیاں	6.5	7.6	4.1	5.0	3.6	5.8	4.7	4.3	18.9	22.7
مجموعی اخراجات	**117.0**	**105.8**	**77.5**	**66.1**	**42.5**	**49.9**	**18.7**	**22.7**	**255.8**	**244.5**
جاری	100.4	87.6	73.8	61.7	32.5	37.9	17.5	19.2	224.1	206.5
ترقیاتی	16.6	18.2	3.8	4.4	10.1	12.0	1.2	3.4	31.6	38.0
مجموعی رقم	**3.3**	**53.6**	**-9.0**	**37.4**	**3.0**	**1.4**	**14.3**	**16.2**	**11.6**	**108.5**
مالکاری *	-1.1	-30.5	-0.6	-29.6	10.5	-10.4	-12.8	-15.0	-3.9	-85.4

* شماریات میں تفاوت کی بنا پر مجموعی رقم اور مالکاری کے اعداد و شمار یکساں نہیں ہیں۔ مالکاری کے اعداد و شمار سے صوبوں کی حقیقی میزانی صورتحال پتہ چلتی ہے۔

حکومت پنجاب نے سب سے زیادہ یعنی 30.5 ارب روپے کی فاضل رقم جمع کی جس کی بڑی وجہ سہ ماہی کے دوران قابل تقسیم پول سے رقوم کی نسبتاً زیادہ منتقلی، اور جاری اخراجات میں کمی ہے۔ تاہم حکومت پنجاب کی ٹیکس وصولی کی کوششوں کے نتائج نکلنے میں وقت لگے گا کیونکہ نوتشکیل شدہ پنجاب ریونیو اتھارٹی کو استعداد کاری، ٹیکس دہندگان کے اندراج، اور بین الصوبائی معاملات سے نمٹنے میں دشواریوں کا سامنا ہے۔[64]

حکومت سندھ نے بھی 29.6 ارب روپے فاضل رقم اکٹھا کی۔ اس اضافے کو رواں مالی سال پہلی سہ ماہی میں جاری اخراجات میں کمی اور اپنی ٹیکس آمدنی کو دگنا کرنے سے مہمیز ملی۔ خیبر پختونخوا اور بلوچستان کی حکومتوں نے بھی سہ ماہی کے دوران اپنے اخراجات بڑھنے کے باوجود فاضل رقم جمع کی۔

63 یہ بات دلچسپ ہے کہ پورے م س12ء کے غیر شناخت شدہ اخراجات 69.8 ارب روپے تھے۔

64 صوبائی اسمبلی نے پنجاب ریونیو اتھارٹی ایکٹ 21 جون 2012ء کو منظور کیا اور 26 جون 2012ء کو گورنر پنجاب نے اس کی منظوری دی۔

4.2 مجموعی قرضے اور واجبات

مالیاتی عدم توازن کے تسلسل سے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے سرکاری قرضے میں 535.4 ارب روپے کا تیز رفتار اضافہ ہوا جس سے مجموعی اسٹاک ستمبر 2012ء کے اختتام تک 135 کھرب روپے تک جا پہنچا (**جدول 4.6**)۔ حالیہ رجحانات کے مطابق بیرونی رقوم کی آمد کمزور رہی جبکہ بینکوں کی تحویل میں ٹریژری بلوں نے قرضے کی نمو میں نمایاں حصہ ڈالا۔

جدول 4.6: قرضوں کا بوجھ (مطلق فرق)

ارب روپے

	جون 12ء	ستمبر 12ء	پہلی سہ ماہی م س 12ء	دوسری سہ ماہی م س 12ء	تیسری سہ ماہی م س 12ء	چوتھی سہ ماہی م س 12ء	پہلی سہ ماہی م س 13ء
مجموعی قرضہ اور واجبات	**14,587.0**	**15,148.1**	**341.4**	**439.3**	**439.9**	**836.5**	**561.1**
مجموعی سرکاری قرضہ	**12,924.3**	**13,459.7**	**268.2**	**734.3**	**296.6**	**634.6**	**535.4**
مجموعی قرضہ	**13,921.6**	**14,470.8**	**343.5**	**496.0**	**466.4**	**707.5**	**549.1**
الف۔ ملکی۔ سرکاری	7,638.3	8,120.1	207.7	646.4	341.0	431.0	481.9
ب۔ ملکی۔ سرکاری ادارے	281.1	296.7	25.2	-306.8	137.2	13.8	15.7
ج۔ بیرونی	6,002.3	6,053.9	110.6	156.3	-11.9	262.6	51.6
مجموعی واجبات	**665.4**	**677.3**	**-2.1**	**-56.7**	**-26.4**	**129.0**	**11.9**
د۔ ملکی	438.1	447.1	-2.8	-60.9	-29.3	131.6	9.0
ہ۔ بیرونی	227.3	230.2	0.6	4.2	2.9	-2.5	2.9

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مثبت پہلو یہ ہے کہ اضافی قرضوں کا خاکۂ عرصیت م س 12ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں کسی حد تک بہتر ہو گیا، حکومت نے بھی زیادہ طویل مدتی آلات (مثلاً صکوک، پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز، قومی بچت اسکیمیں) کے ذریعے مزید وسائل اکٹھے کر لیے، جاری کردہ زیادہ تر ٹی بل بھی نسبتاً طویل مدت کے (مثلاً چھ سے بارہ ماہی) تھے۔[65]

مالیاتی حکام مہنگے قرضوں کی جگہ معمولی سے سستے قرضے لینے میں بھی کامیاب رہے جب انہوں نے م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے 564 ارب روپے کا قرضہ نقد بنیاد پر لیا اور مرکزی بینک کو 412 ارب روپے لوٹائے۔

م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی حکومت کو سودی ادائیگیوں کے دباؤ کا بدستور سامنا ہے، جو م س 12ء کے دوران کی گئی تازہ قرض گیری کا اثر ہے۔ تاہم ملکی قرضے کے خاکۂ عرصیت میں آنے والی بہتری کے فوائد کا انحصار اس بات پر ہو گا کہ اگلی سہ ماہیوں کے دوران قرض گیری کس حد تک کی جائے گی اور نتیجتاً ملکی قرضے میں کتنا اضافہ ہو گا۔

حکومتی ملکی قرضے کے اجزا

رواں قرضہ: م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بھی سرکاری قرض گیری کا بیشتر حصہ م س 12ء کے رجحان کی طرح رواں قرضے (یعنی ٹی

65 م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے صکوک، پی آئی بی اور بچت اسکیموں کے ذریعے مجموعی طور پر 270.2 ارب روپے جمع کیے جو م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں اکٹھا کیے گئے 89.5 ارب روپے سے خاصے زیادہ ہیں۔

بلوں) کے ذریعے آیا۔

طویل مدتی ٹی بلوں میں سرمایہ لگانے کے کمرشل بینکوں کے اشتیاق سے بھی حکومت اس قابل ہوئی کہ مرکزی بینک کا قرضہ اتار سکے۔[66]

اسٹیٹ بینک سے قرض لینے سے گریز کے ان حالات میں م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ابتدائی نیلامی کے اہداف خاصے زیادہ مقرر کیے گئے تھے، پھر بھی کمرشل بینکوں نے ہدف سے خاصی زائد بولیاں دیں جس سے ظاہر ہوا کہ حکومت کو قرض دینا ان کی ترجیح ہے لہٰذا حکومت نے م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹی بل کی نیلامیوں میں جو خالص رقم اکٹھا کی وہ پورے مالی سال 12ء میں جمع کی گئی رقم سے بھی 64.8 فیصد زائد تھی (**شکل 4.2**)۔

شکل 4.2: ٹی بل کی نیلامیوں کا خاکہ (ارب روپے)

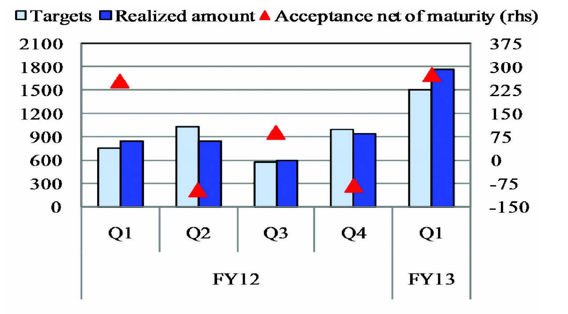

Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.3: پی آئی بی کی نیلامیوں کا خاکہ (ارب روپے)

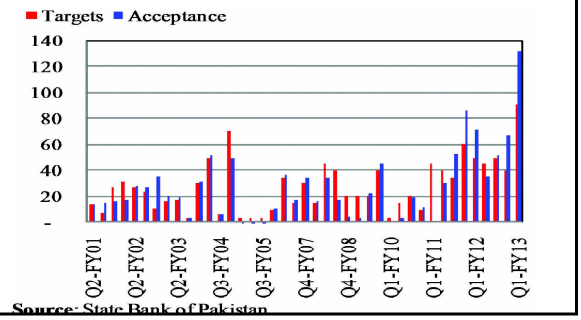

Source: State Bank of Pakistan

م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں کٹوتی کے بعد بینک بھی تین ماہی تمسکات سے گریزاں ہوگئے، چنانچہ مجموعی اسٹاک میں تین ماہی ٹی بلوں کا حصہ جو جون 2012ء کے اختتام پر 26.4 فیصد تھا وہ ستمبر 2012ء کے اختتام پر محض 7.1 فیصد رہ گیا۔

مستقل قرضہ: پالیسی ریٹ میں مزید کٹوتی کی توقع کرتے ہوئے بینکوں نے طویل مدتی تمسکات کو ترجیح دی اور حکومت نے زیر جائزہ عرصے کے دوران پی آئی بی کی نیلامی کے اہداف تاریخی لحاظ سے بلند مقرر کیے (**شکل 4.3**)۔ لہٰذا حکومت نے م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پی آئی بی نیلامی میں مجموعی طور پر جو رقم قبول کی وہ پورے م س 12ء کے دوران جمع کی گئی رقم کا 59 فیصد تھی۔

اس کے علاوہ حکومت نے اس عرصے کے دوران اجارہ صکوک بانڈ کے ذریعے 47 ارب روپے بھی اکٹھا کیے۔ یہاں بھی بینکوں نے نیلامی کے 45 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں 111 ارب روپے کی پیشکش کی تاہم چونکہ قرضے کے اجرا میں شناخت کردہ اثاثے کے عوض یہ صکوک کی آخری نیلامی تھی اس لیے حکومت بڑے مارجن کے ساتھ ہدف سے آگے نہیں نکل سکتی تھی۔[67]

---

66 نتیجتاً ستمبر 2012ء کے اختتام پر حکومت کے ملکی قرضہ کے اسٹاک میں اسٹیٹ بینک کا قرضہ اسٹاک 19.5 فیصد رہ گیا جو جون 2012ء کے اختتام پر 23 فیصد تھا۔

67 دسمبر 2011ء میں حکومت نے اپنے اثاثے ایم تھری ہائی وے کے عوض بذریعہ صکوک رقوم اکٹھا کرنے کا فیصلہ کیا۔ حکومت 195 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں اب تک پانچ نیلامیوں میں 233.8 ارب روپے جمع کر چکی ہے۔

غیر فنڈ قرضہ: قومی بچت اسکیموں میں رقوم کی خالص آمد مستحکم رہی کیونکہ اپریل 2012ء میں حکومت نے چند ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو ان اسکیموں میں شریک ہونے کی اجازت دی[68] اور اپریل اور جولائی 2012ء میں قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع بڑھادی گئی تھی چنانچہ منافع کا کچھ حصہ م س 13ء میں دیا گیا۔ مزید برآں، جیسا کہ **شکل 4.4** سے ظاہر ہے، قومی بچت اسکیموں کے تحت ادائیگیاں م س 12ء کی تیسری سہ ماہی میں بلند ترین سطح کو پہنچنے کے بعد بتدریج کم ہوگئی ہیں۔ یاد رہے کہ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے اپریل 2011ء میں ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو ان اسکیموں میں سرمایہ لگانے سے روک دیا تھا جس سے قومی بچت اسکیموں میں واپسی بڑھ گئی تھی۔ تاہم چونکہ بیشتر واپسی پہلے ہی کردی گئی ہے اس لیے اگلی سہ ماہیوں کے دوران قومی بچت اسکیموں میں خالص وصولیاں مستحکم رہنے کا امکان ہے۔

شکل 4.4: قومی بچت اسکیموں میں آمدورفت (ارب روپے)

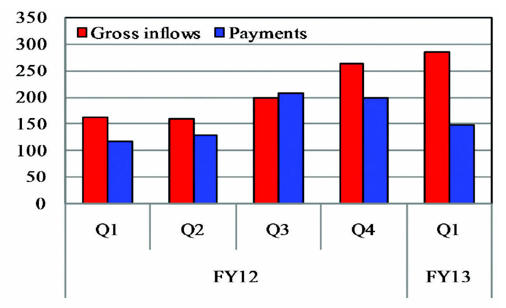

Source: Central Directorate of National Savings

شکل 4.5: ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں کی سال بسال نمو۔ جولائی تا ستمبر (فیصد)

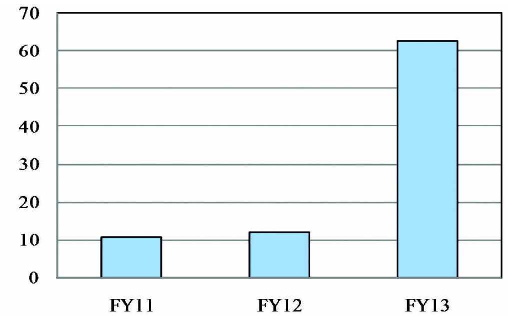

Source: State Bank of Pakistan

ملکی قرضے پر سودی ادائیگی

م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے قرضے میں نمو کے ساتھ ساتھ ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں بھی معقول اضافہ ہوا (**شکل 4.5**)۔ بالخصوص ٹی بل کے اسٹاک میں گذشتہ سال تیزی سے اضافہ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضے کی واپسی میں نمایاں اضافے کا سبب بنا۔

ملکی قرضے کے خاکۂ عرصیت میں حالیہ بہتری اور پالیسی ریٹ میں کٹوتیاں حکومت کے لیے کسی حد تک اطمینان کا باعث ہوں گی۔[69] تاہم قرض گیری کی حد اور نتیجتاً م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی قرضے میں اضافے کے پیش نظر اسے محض عارضی اطمینان کہا جاسکتا ہے۔

68 حکومت نے انفرادی رقوم پر مشتمل ادارہ جاتی سرمائے (جیسے پنشن، گریچویٹی، ریٹائرمنٹ کی رقم، پراویڈنٹ فنڈ اور ٹرسٹ وغیرہ) کی قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری کی اجازت اپریل 2012ء میں دی۔

69 تخمینے کے مطابق صرف ٹی بل کی بہ وزن اوسط شرح میں 100 بی پی ایس کی کمی سے رواں مالی سال کے دوران اکٹھا کیے گئے قرضے کی واپسی کے وقت تقریباً 37 ارب روپے بچائے جاسکتے ہیں۔ خسارہ، ہدف یعنی جی ڈی پی کے 4.7 فیصد سے بڑھ جانے سے یقیناً یہ فائدہ ضائع ہوجائے گا۔